رجسٹرڈ نمبر ایل ۷۰۶

ڈٹھا نور محمدی ڈٹھا نبی رسول

نانک قدرت دیکھکر خودی گئی سب بھول

بھیجا اللہ لینورہ من یشا

نور

اخبار

۹۶

ہفتہ وار پنجشنبہ ۱۰ تاریخ اشاعت

یکم مئی ۱۹۱۱ء

KHILAFAT LIBRARY

ضوابط

یہ پرچہ ہر مہینے میں دو دفعہ شائع ہوتا ہے۔

(۲) عام قیمت سالانہ ۶ شماہی ۳ واعظین اور طلباء سے ایکروپیہ پیشگی

(۳) امرائے عظام سے امتیازی قیمت (حصہ) سالانہ جو کچھ عطا کریں وہ عطیہ تصور ہوگا اور ایسے حضرات کی اسماء گرامی سرپرستان اخبار ہذا کی فہرست میں درج ہونگے:۔

مقاصد

(۱) اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اسکی فضیلت بیان کرنا (۲) آریوں اور عیسائیوں کے حملوں سے اسلام کو بچانا (۳) الزامات کی گرد و غبار اسلام کے منور چہرہ سے بدلائل عقلی و نقلی دور کرنا (۴) تاج برطانیہ کی خیر خواہی سکھ قوم میں بابا نانک جی کی تعلیم کا پرچار کرنا:۔

ایڈیٹر۔ شیخ محمد یوسف (نو مسلم) سابق سورن سنگھ کمار ودوان

آریہ دھرم کا فوٹو

پانچسو روپیہ کی انعامی کتاب

آج کل بعض جوشیلے نوجوان آریہ جن کثرت سے "آریہ دھرم آریہ دھرم" کی پکار مچا کر غیر مذاہب کے منہ آرہے ہیں وہ مذہبی طبقہ سے پوشیدہ نہیں۔ مگر ان جوشیلے نوجوانوں میں پانچ فی صدی بھی آرین کتب اور اصول سے واقف نہیں ہوتے ان بیچاروں کے حق میں بعینہ یہ مثل صادق آتی ہے "کہ دیکھا نہ بھالا صدقے گئی خالہ" اس اندھی تقلید کے ازالہ کے لئے ہم نے

آرین دھرم کا فوٹو

نامی کتاب لکھی ہے جسمیں "ستیارتھ پرکاش" "بھلے دلی بھا" "ستسکار بدھی" "رگوید بھومکا" وغیرہ وغیرہ آرین کے مستند گرنتھوں کے حوالوں سے آریہ دھرم کا ہو بہو فوٹو کھینچکر دکھلایا گیا ہے اور اخیر پر اسلام اور آریہ دھرم کے عقاید کا قطعی منصفانہ مزاجی سے مقابلہ اور موازنہ۔ کیا گیا ہے اور اثنائے تحریر میں کہیں بھی سخت کلامی سے کام نہیں لیا گیا کیوں کہ مذہب صلح کے لئے ہیں ناجھگڑوں کیواسطے یہ کتاب ایسے اصول اور ترتیب سے لکھی گئی ہے کہ ایک پانچویں جماعت کا لڑکا بھی لیکر بیٹھے تو ختم کئے بغیر چین نہ آئے اور آریہ دھرم اور اس کے بانی کا ہو بہو فوٹو اسکی آنکھوں کے سامنے کھچ جائے اور پھر اس میں حوالے بھی ایسے زبردست اور مستند کتابوں سے دئے گئے ہیں کہ اگر کوئی آریہ دوست ایک حوالہ کا بھی رد کردے تو ہم انشاء اللہ تعالےٰ پانچسو روپیہ سے اسکی جھولی بھرنے کو تیار ہیں احباب کو چاہئے کہ اس مفید کتاب کو خرید کر عام پبلک میں عموماً اور آریہ صاحبان میں خصوصاً کثرت سے مفت تقسیم کریں جسقدر اس کتاب کی زیادہ اشاعت ہوگی انشاء اللہ تعالےٰ اسی قدر ارواح کو روحانی فائدہ پہنچیگا ۲۲+۲۹/۸ کے ۱۳۲ صفحہ کی کتاب ہے کھمائی و چھپائی اعلےٰ۔ تا ئتل رنگیں۔ قیمت صرف ۶ رگٹھی خرید کر مفت تقسیم کرنے والوں سے خاص رعایت:۔

ملنے کا پتہ۔ مینجر اخبار نور قادیان ضلع گورداسپور

اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں چھپکر شیخ محمد یوسف کے لئے قادیان سے شائع ہوا

محکمہ سررشتہ تعلیم پنجاب نے اپنی نوٹیفکیشن نمبر ۵۰۰ مورخہ ۱۹۱۰ء کے ذریعہ اس اخبار کو مدارس کے لئے منظور کیا ہے

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے کا نظارہ

KHILAFAT LIBRARY

نمبر ۴

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے جو کیفیت دین مسیح کی تھی بجائے اس کے کہ اس کی نسبت ہم اپنی طرف سے کچھ کہیں ایک عالم عیسائی کا قول بجنسہٖ نقل کئے دیتے ہیں جس سے ناظرین کی آنکھوں کے سامنے اس وقت کی مسیحی دنیا کا فوٹو کھچ جائیگا وہ عیسائی عالم لکھتا ہے کہ "قسطنطنیہ کا اسقف یعنی لاٹ پادری یا تو قیصر کا تابع اور فرمانبردار ماتند زرخرید غلام کے ہوتا تھا یا اس کا حریف اور غدار اور کمتر اس کی خودسری اور مطلق العنانی کو اپنے عالمانہ جبروت سے روکتا تھا۔ اور ادنےٰ درجہ کے پادری چاہے پوشیدہ کیسے ہی تعلیم و تلقین لوگوں کو کرتے ہوں مگر ظاہرا اُن کو اتنی ہی قوت اور مکنت اور دولت اور عزت حاصل تھی کہ جس سے اُن کو طمع اور حرص پیدا ہوتی تھی اور جس کو پورا کرنے کیلئے وہ نت نئے سوہج جنگ و جدل بپا کرتے رہتے تھے۔ مگر اتنی قدرت اُن کو نہ تھی کہ وہ خلق اللہ کے نفوس کو اپنے قابو میں لاکر اعمال حسنہ اُن سے کرواتے اور اُس دہندوکارہ میں اُن کے فسق و فجور کو گیان کی بھٹی میں جلاکر راکھ کر دیتے اور متضاد حقوق میں موافقت اور متخالف قوموں میں مصالحت پیدا کرکے موجودہ اور ہونے والے فسادات کی روک تھام کرکے دنیا میں امن و چین کی سلطنت کی بنیاد ڈالتے"۔

الغرض انہوں نے حکومت کی تو عوام کو خوف اور وسواس دلا دلا کر نہ یہ کہ اُن کی تعظیم و تکریم اور لطف و محبت حاصل کرکے اور اُن کو اپنا گرویدہ بنا کر لاریب اس زمانہ کے پادری تنزل کرکے دقیانوسی خیالات کے پاتال تک پہنچ چکے تھے رہبانیت نے اکثر ان لوگوں کو جو اپنی جودت اور لیاقت سے اپنے اہل وطن کو ورطۂ جہالت سے نکالکر تہذیب کی چوٹی تک پہنچا سکتے تھے مگر رہبانیت کا جامہ پہنکر گوشہ تنہائی اور تارک الدنیا کو ہی اپنی اعلےٰ علمیت اور کمال کی روحانیت سمجھنے لگے مسیح دنیا میں رہبانیت کا خیال پیدا ہونا کوئی اچنبے کی بات نہ تھی۔ کیونکہ اس سے کئی ہزار سال پہلے مشرقی دنیا میں بھی یہ خیال روحانیت کی سیڑھی کا زینہ سمجھا جاتا تھا۔ جس کو مغربی دنیا تو رہبانیت کے نام سے موسوم کرتی تھی اور مشرقی دنیا برہمچاری کے لفظ سے نامزد گویا اُن لوگوں کے نزدیک دنیا کے تمام تعلقات سے قطعی تارک ہوجانا ہی نجات کا پہلا درجہ تھا مگر وہ اس بات سے قطعی بے علم تھے کہ اگر سب کے سب راہب اور برہمچاری کا جامہ پہن لیں تو اس کا آخری نتیجہ کیا ہوگا کیونکہ ایک راہب یا برہمچاری کبھی بھی اخلاق کا اعلےٰ اور اتم اور اکمل نمونہ نہیں ہوسکتا کیونکہ اُسے اس اخلاق کو استعمال میں لانے کا موقعہ ہی نہیں ملا جس طرح ایک گہرستی اور قبیلہ ارخانگی زندگی کے نشیب و فراز سے واقف کار ہوسکتا ہے بھلا وہ جو اس کوچہ سے ہی قطعی بے خبر ہے وہ اس کے نشیب و فراز کو کیا جانے (آریہ صاحبان معاف فرماویں) اگر پنڈت دیانند جی کو کبھی گہرستی بننے کا موقعہ نصیب ہوا ہوتا تو وہ نیوگ جیسی جیاسوز تعلیم کا ہرگز ہرگز روادار نہ ہوتا انسان کے اخلاق پرکھنے کی کسوٹی ہی خانہ داری یا گہرست آشرم ہے۔ ہوسکتا ہے کہ ایک آدمی ایسا اعلےٰ لیکچرار ہو کہ اس کی جادو بیان زبان سامعین کو آٹھ آٹھ آنسو رلا دے اگر وہ خانہ داری کے امورات میں پورا ہے تو وہ کبھی صاحب اخلاق کا لقب حاصل نہیں کرسکتا۔ ہوسکتا ہے۔ کہ کسی کی زور قلم سے بڑوں بڑوں کے چھکے چھوٹ جائیں دنیا میں ہل چل مچ جائے ساتھ ہی اس کے اگر وہ گہرست آشرم کے معاملات میں تھوتھا ہے تو ہرگز ہرگز صاحب اخلاق کا خطاب حاصل نہیں کرسکتا یہی وجہ ہے کہ وہ مذہب جسکے پیشوایان مذہب کے پیچھے برہمچاری کا دم چھلا لگا ہوا ہے اس کے مطلع پر ہمیشہ سوشل برائیوں کے بادل چھائے رہتے ہیں یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ کسی مذہب کی خوبیاں در حقیقت اُس مذہب کے بانی یا رہبر کی عملی زندگی کا عکس ہوتا ہے اگر آریہ دھرم کے رشی اور مہارشی خانہ داری کے اہم اور باریک رموز جو اخلاق علوی کی زینت ہیں سے واقف ہوتے تو کورو اور پانڈو شاہی خاندان سے تعلق رکھنے کے سبب جو حاکم وقت تھے انہیں ہرگز ہرگز یہ حوصلہ نہ پڑتا کہ وہ پانچوں بھائی ایک ہی بیوی پر قناعت کرکے رعایا کو اس اخلاقی برائی کے لئے اس قدر دلیر کرتے اور پیشوایان مذہب ہنود کو بھی یہ ہرگز ہرگز جرأت نہ پڑتی کہ وہ کھلم کھلا اپنی معبد گاہوں پر شولنگ کی پوجا کو اپنے دھرم اور ایمان کا فرض عین قرار دیتے یہ تمام باتیں ایک یا دوسری وجہ کو مدنظر رکھ کر برہم چریہ لائف کے برکات کا ہی ظہور تھیں:۔

غرضکہ ہم کہاں تک اس مجردانہ زندگی کی خوبیوں کو بیان کرتے جائیں کہ اس نے کیا گیا گل کھلائے ان سوشل برائیوں کو بیخ دین سے اکھاڑ پھینکنے کے لئے اور اُن کو گیان کی بھٹی میں جلاکر راکھ کرنے کا سہرہ صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہی سر پر ہے جنہوں نے اس برائی کے طلسمی قلعے کو پاکیزہ زندگی اور روحانیت کے یاروں سے اڑاکر نیست و نابود کر دیا جس سے دنیا میں امن اور شانتی کا جھنڈا ہلنے لگا:۔

مسیح دنیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے جب باہمی یا اپنے ہمسائگان سے جنگ و جدل مصروف تھی۔ اس وقت راہب جو مذہبی پیشوا تھے گوشہ نشین اور تارک الدنیا بن کر اس فساد اور

"احمدیہ گزٹ" کا پراسپکٹس صفحہ دس پر ضرور ملاحظہ فرماویں۔

جنگ وجدل کے مٹانے اور کم کرنے سے بالکل بے خبر تھے اور یہی وجہ ہے کہ راہبوں کا کچھ اثر اُس زمانہ کی طرز معاشرت اور طریق تمدن پر نہ ہوا الا اس وقت جب کہ اُن کے گروہ کے گروہ فسادات اور جنگ و جدل میں منہمک تھے راہب لوگ دنیا سے کنارہ کئے ہوئے جنگلوں اور بیابانوں میں اٹنک بیٹھے تھے جہاں کوئی شخص نہ جانے پاتا تھا اور خود وہ اپنی نجات اخروی سے تو مطمئن تھے مگر اور سب خلق اللہ کو عزرائیل کے حوالہ کئے ہوئے تھے :-

الغرض اس وقت کا مذہبی مطلع بالکل تیرہ و تار تھا اُن کے پیغمبر نے جو زہد تقوے اور حلم اور انکساری اور رحم اور مروت کا حکم فرمایا تھا اس کی پابندی سے وہ ہچکچاتے تھے بلکہ اس کے بدلے باہمی بھی اور اہل مذہب سے بھی شدید بغض و عناد رکھتے تھے :-

اور جو ممالک ایشیائے ٹرکی میں دریائے فرات کے مغرب کی طرف واقع ہیں اُن کو پہلے پارتھیوں اور رومیوں نے تاخت و تاراج کیا پھر فارسیوں اور قسطنطنیہ والوں نے تہ و بالا کیا یہاں تک کہ وہ بالکل تباہ و برباد ہو گئے اور وہاں کے لوگوں کی اخلاقی خرابی سے زیادہ ان کی تمدنی حالت خراب ہو گئی تھی پیروان حضرت مسیح نے اُس خرابی کو کم نہیں کیا فرات اور دجلہ کے دوآبہ میں جو ملک تھے اس میں دین مجوس و پیروان حضرت مسیح میں ہمیشہ جنگ و جدل رہتا تھا فرقہ نسطوریہ اور فرقہ حقہ اور بعض دیگر مذہبی گروہ میں بھی باہمی بم پچ مچ رہی تھی جس سے مغربی دنیا میں حشر مچا ہوا تھا :-

پھر بر اعظم افریقہ پر فتح کی آندھیاں چل گئی تھیں کیسی کیسی خونریزی اور قلع قمع ہوا تھا اور پیروان اور علماء دین مسیح میں کیسی کیسی بدعتیں جاری ہوئیں جن سے مصر اور دیگر صوبجات افریقہ متعلقہ سلطنت رومۃ الکبریٰ میں اخلاق کا نام و نشان بھی باقی نہیں رہا تھا اور یورپ میں لوگوں کی اخلاقی حالت شاید اس سے بھی گئی گذری تھی گبن صاحب کی تاریخ زوال سلطنت روم جلد ۴ باب ۴۷ صفحہ ۳۳ میں لکھا ہے کہ نرسی جو اپنے ملک کا بڑا محسن تھا قسطنطنیہ کے بازار میں علماء مسیح کی آنکھوں کے سامنے دن دہاڑے زندہ جلا گیا اور روم قدیم کی گلیوں میں اسقف اعظم کی آنکھوں کے سامنے جن بدبختیوں میں باہمی رقابت تھی اُن کے مقلدین باہمی کشت و خون سے اپنے میدانوں کو رنگین کرتے تھے :-

معزز ناظرین ذرا اس وقت کے نظارہ کو اپنی آنکھوں کے سامنے لاؤ اور دیکھو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے دنیا میں کس طرح کہرام مچا ہوا تھا بیوہوں کی آہ و بکا۔ غریبوں کی دردناک چیخیں یتیموں اور معصوموں کی بلبلاہٹ سے زمین کانپ رہی تھی اور ہر نیچر کے ذرہ ذرہ سے یہ آواز نکل رہی تھی کہ کسی امن کے شہزادہ کا ظہور ہو جو ان فسادات اور باہمی جھگڑوں اور جنگ و جدل کو یکدم موقوف کر کے امن کا سائن بورڈ بلند کرے اس وقت دنیا میں ایسی ہیرا دپڑی مچی ہوئی تھی کہ قوموں اور فرقوں کی باہمی جھگڑوں اور لڑائیوں سے دنیا کی اینٹ سے اینٹ کھڑک رہی تھی یہودی عشریوں اور رومیوں اور یونانیوں کے متواتر حملوں سے بھاگ کر عرب میں آکر پناہ لی انشاء اللہ تعالےٰ ہم اپنے اگلے نمبر میں اس وقت کے عرب کی حالت پر کماحقہٗ روشنی ڈالینگے :-

رسالہ احمدیہ گزٹ

آج کے اخبار نور کے آخر میں مندرجہ بالا رسالہ کا پراسپکٹس جملہ ناظرین اخبار کی خدمت میں ارسال ہے ایسی مفید معلومات کے مہیا کرنے میں اڈیٹر کو جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑیگا وہ انہیں احباب کو معلوم ہو سکتا ہے جنہوں نے کبھی لٹریری کام کیا ہو بہرحال ہم اپنے احباب سے دو قسم کی مدد چاہتے ہیں :-

اول تو اس رسالہ کی بکثرت اشاعت اپنے سلسلہ میں کی جاوے ایک روپیہ سال کوئی بڑی بات نہیں۔

دوم سلسلہ احمدیہ کے برادران طریقت کے متعلق ہر قسم کی معلومات سے ہمیں اطلاع ملتی رہے اور جن احباب نے حضرت مسیح موجود کی زیارت کی ہے اُن کی مختصر سوانح عمریاں روانہ کی جاویں خواہ زیارت کنندہ عورت ہو یا مرد۔ لڑکا ہو یا لڑکی۔ امید ہے آپ جس قسم کی مدد ہمیں دے سکتے ہیں دینے میں کوئی دقیقہ نہ چھوڑینگے۔ اس کے معاوضہ میں ہم آپکی سب خدمات متعلقہ دین و سلسلہ مفت ادا کرنے کو تیار ہیں :-

آپ بہت جلد درخواست خریداری روانہ فرما کر مشکور فرماوین والسلام :-

خاکسار محمد یوسف فضل اڈیٹر اخبار نور و رسالہ احمدیہ گزٹ قادیان ضلع گورداسپور۔ پنجاب

نوٹ۔ نکتہ۔ رائیں

مسافر منہ کے بل گرا

ماہ فروری کے اندر میں جب مہاشہ دھرمپال نے مسافر کے منہ سے گھونگھٹ اوتار کر اسے اصلی رنگ و روپ میں پبلک کے سامنے ظاہر کیا تھا تو اس وقت بیمار مسافر بجائے اسکے کہ معقولیت سے دھرمپال کے لگائے ہوئے الزاموں کو دور کر کے اپنی پوزیشن کو صاف کرتا جلد بازی میں ہو کر یہ لکھدیا کہ ہم ایک ماہ کے بعد دھرمپال پر نالش کرینگے مگر نور مجوار یہ بھائیوں کی چالوں سے خوب واقف ہے اپنے یکم مارچ کے پرچہ میں یہ پیشگوئی کی تھی کہ مسافر آگرہ نے دراصل اپنے خریداروں کو طفل تسلی دینے کے لئے یہ لکھدیا ہے کہ ہم دھرمپال پر نالش کرینگا ورنہ مسافر آگرہ کو ہرگز ہرگز یہ جرأت نہیں پڑیگی کہ وہ عدالت میں جا کر خواہ مخواہ اپنے ہاتھوں اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارے اور البتہ ایک ماہ کے گذرنے کے بعد مسافر آگرہ یہ لکھ کر کہ ہمیں بہت سے بھدرپرشوں کے خطوط پہنچے ہیں جنہوں نے یہ لکھا ہے

کہ آریہ سماج جو پہلے ہی خانہ جنگیوں کے ہاتھوں چھلنی ہو رہا ہے اس معاملہ کو عدالت میں لے جاکر زخم خوردہ سوسائٹی پر نمک نہ چھڑکا جائے" غرضیکہ اسی طرح کی گھومی ہوئی عبارت میں اپنے ناظرین کو سبز باغ دکھاکر ڈراپ دین کر دیگا" سو ہماری یہ پیشینگوئی لفظ بلفظ پوری ہوئی فروری چھوڑ مارچ گذر گیا مارچ چھوڑ اپریل بھی مسافر آگرہ کے سر پر منڈلاتا ہوا چلا گیا اپریل چھوڑ مئی نے بھی مسافر آگرہ کے دروازہ پر آدستک دی مگر کیا مجال کہ مسافر ٹس سے مس تو ہو جائے۔ ہائے ہندوستان میں پبلک رائے بہت کمزور ہے ورنہ جب تک مسافر آگرہ معقولیت سے دہرمپال کے لگائے ہوئے الزاموں کو دور کر کے اپنی پوزیشن کو صاف نہ کرتا پرچہ خریدنا تو الگ کوئی اسکا کاہنہ بھی نہ دیکھتا۔ مگر مسافر آگرہ کی خوش قسمتی سے ہندوستان میں پبلک رائے کمزور ہے۔ اور پھر بقول مہاشہ دہرمپال کے مسافر آگرہ کو واسطہ ابھی ایسے آدمیوں سے پڑا ہے جو موم کی ناک ہیں جس طرف چاہا گھما لیا۔ آریہ دوست جو اپنے زعم میں بہادر نسل سے ہونے کا فخر کر کے جامہ میں پھولے نہیں سمایا کرتے کیا اب اس بہادر نسل میں کوئی بھی بہادر نہیں رہا جو مسافر آگرہ سے اپنی پوزیشن صاف کرنے کا مطالبہ کرے اور جب تک وہ اپنی پوزیشن کو صاف نہ کرے تب تک اس کی اخبار کی خریداری کو ترک کیا جائے اور کیا آریہ سماج میں کوئی ایسا بہادر ہے جو اپنی بہادری کی داد دیکر اپنی نسل کی لاج رکھ لے :-

مسافر کمینہ حملوں پر اتر آیا

بجائے اس کے کہ مسافر معقولیت سے مہاشہ دہرمپال کے لگائے ہوئے الزاموں کو دور کر کے اپنی بریت ظاہر کرتا وہ مہاشہ دہرمپال پر نہایت اوچھے ہتھیاروں پر اتر آیا ہے مہاشہ دہرمپال نے اپریل کے اندر میں آریوں کو مخاطب کر کے یہ لکھا تھا کہ پہلے میں بھی مسیح اور محمد کی بے علمی پر اعتراض کیا کرتا تھا لیکن میرا یہ اعتراض ناقص تھا میں خود اپنی غلطی کو مانتا ہوں" پھر مسافر آگرہ نے یہ واویلا مچانا شروع کر دیا ہے کہ دہرمپال عیسائی ہو جائیگا تمام آریہ سماج اسے یکدم بائیکاٹ کر دینے ہمیں اس سے کچھ بحث نہیں کہ دہرمپال اب آریہ رہیگا یا کوئی نیا چولہ اپنے لئے تجویز کرے گا مگر مسافر آگرہ کے شور و غوغے سے یہ تو صاف طور سے ظاہر ہوتا ہے کہ آریوں کے نزدیک وہی سچا آریہ مہاشہ اور شریمان وغیرہ ہے جو ہاں ہاں مذہب کو پانی پی پی کر کوسے ورنہ گردن زدنی ہے اور اس ایک ہی مثال سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اس وقت آریہ سماج کی گاڑی کا پہیہ کس طرف کو جا رہا ہے اور ملکی امن کی خاطر اسکی روک تھام کیلئے کیسی طاقت کی ضرورت ہے :-

نور کیساتھ عملی محبت کا ثبوت

اب کی دفعہ حسب ذیل احباب و اکرام نے نور کی توسیع اشاعت میں مربیانہ کوشش فرما کر عملی محبت کا ثبوت دیا اللہ تعالےٰ ان دوستوں کو جزاء خیر دے -

بابو قادر بخش صاحب ۱ - منشی مولا بخش صاحب ۱ ایک واجب الاحترام بزرگ جنہوں نے اپنا نام ظاہر کرنے سے منع فرمایا ہے ۲ - منشی مولا بخش صاحب ۱ ڈاکٹر نور بخش صاحب ۱ - منشی غلام سرور صاحب ۱ مستری محمد صدیق صاحب ۱ - میاں غلام رسول صاحب ۱ چوہدری نواب خاں صاحب ۲ - چوہدری غلام محمد صاحب ۱ - گویا اب کی دفعہ دس احباب اکرام نے اپنے فرض کو ادا کیا اور ابھی ۸۰۰-۱۰+۳۶ سابقہ = ۷۵۴ احباب پر یہ فرض یوں کا دون ہی ہے اگر ہمارے دوست ذرا بھی توجہ فرما دیں تو ایک ہفتہ میں ہی اس فرض سے سبکدوشی حاصل ہو سکتی ہے کیا ایک یا دو خریداروں کا پیدا کرنا بھی کچھ مشکل ہے وہ کونسا ایسا شخص ہوگا جس کے کم سے کم ایک دو دوست بھی نہیں ہونگے اور پھر وہ کونسا دوست ہوگا جو دوست کی فرمایش کو رد کرے اور پھر فرمایش بھی نور کے لئے صرف تھوڑی سی ہمت درکار ہے ہمت مردان مدد خدا -

ضرورت ہے

دفتر نور کے لئے ایک کاتب کی خوشخط ہو اپنی تحریر کا نمونہ درخواست کے ہمراہ آنا چاہئے تنخواہ تحریر کا نمونہ دیکھکر بذریعہ خط و کتابت طے کی جائیگی :-

مینجر نور قادیان

ضرورت ہے

ایک یتیم لڑکے اور ایک یتیم لڑکی کی جن کی عمریں ۷ و ۸ یا دس سال سے زیادہ نہ ہوں اُن کی بطور اپنے بچوں کے تعلیم و تربیت کی جائیگی :-

مینجر "نور" قادیان

مراسلات

آریہ مہاشوں کی چالیں

آجکل دیانندیوں میں مسلمان اور عیسائیوں کے ساتھ کھانے پینے کے جواز و عدم جواز کے بارہ میں بہت کچھ لے دے ہو رہی ہے۔ پنجابی دیانندی عام طور پر جواز کے حق میں ہیں مگر صوبجات متحدہ کے دھوتی پرشاد قنوجی عدم جواز کے حق میں۔ موخر الذکر اپنی جہالت میں یہاں تک بڑھے ہوئے ہیں۔ کہ بھنگیوں کو مسلمانوں اور عیسائیوں کی نسبت اپنا قریبی سمجھتے ہیں۔ چہ خوب۔ وجہ کیا؟ صرف یہ کہ بھنگی صرف ملیچھ ہیں ورنہ ویدک دھرم کے نزدیک تر ہیں۔ اور مسلمان عیسائی جب تک ویدک دھرم قبول نہ کریں دھرم سے دوری رہیگی اب ہم الہ آبادی سے پوچھتے ہیں۔ کہ کیا کوئی ایسا بھنگی بھی آپنے دیکھا ہے جو وید کے کلام الٰہی (ایشوری گیان) ہونے کا قائل ہے اگر نہیں تو کیا ویدک دھرم آپ کے نزدیک صرف یہی ہے کہ چونی۔ بیلا۔ بھاگو وغیرہ نام رکھ لیا جاوے اور چند ایک ہندوانی رسمیں جو بت پرستوں کی ایجاد کردہ ہیں ادا کر لی جاویں بس پھر ہر ایک بھنگی آپ کا دھرمی بھائی ہے اگر صفائی سے رہے تو آپ اس کے ساتھ کھان پین کرنے میں راضی

نوٹ - نور کا کاتب اپنے گھر چلا گیا ہے یہ اخبار بھی لاہور سے لکھوا کر شائع ہوتا ہے اگر آئندہ پرچہ اسی باعث سے ذرا دیر میں نکلے تو ناظرین ہماری مجبوری پر نظر کر کے معاف فرماویں

KHILAFAT LIBRARY

ہیں مگر ایک مسلمان جو وید کو ایشوری گیان یقین کرے اور ویدک زمانہ کے تمام بزرگوں مثلاً رام چندر جی۔ کرشن جی وغیرہما کو نیک اور بزرگ انسان سمجھے اور وید کو وہ صداقت کی تعلیم دینے والا بت پرستی مٹانے والا سمجھے تو کیا وہ ایک بھنگی سے بھی دور تر ہے۔ ہم احمدی وید اور اس کے بزرگ پیروؤں کی نسبت نیک ایمان رکھتے ہیں گو ہم موجودہ دیانندیوں کو غلطی پر اور وید کی حقیقی تعلیم سے دور سمجھتے ہیں تاہم یہ ایک فروعی اختلاف ہے اصول میں ہم سب متفق ہیں پھر کیا باعث کہ ایک احمدی کیساتھ کھان پان نہ کیا جاوے اور ایک بھنگی کو جو اصول اور فروع ہر دو میں ویدک دھرم کے مخالف ہو اس پر ترجیح دی جاوے۔ اگر باعث اس کا گاؤ خوری ہے تو آریوں کے ہمارے بزرگوں کی نسبت سخت کلامی چھوڑ دینے پر اور ان کو بزرگ سمجھنے پر یہ بھی دور ہو سکتی ہے اول تو گوشت خوری کا جھگڑا ہی نہیں کیونکہ ویجیٹیرین آریہ اپنے گوشت خور بھائیوں سے رشتہ ناطہ کرتے ہیں اور ان کے ساتھ کھاتے پیتے ہیں کیا پنڈت تلسی رام جی اس معاملہ پر دوبارہ غور کرینگے :۔ (ابوالفضل لاہور)

مجرب نسخہ

"وید کی جے" نمبر ۵ کے عنوان کے نیچے پرکاش کا ایڈیٹر ۸ بھادوں ۱۹۶۷ بکرمی کے پرچہ میں لکھتا ہے "اور اگر شادی نہ ناکاری کی خوفناک بیماری کا علاج ہے تو نیوگ بھی اس مرض کے دفعیہ کے لئے مجرب نسخہ تجویز کیا گیا ہوا ہے" بہت خوب زنا کاری کا علاج تو شادی ایک مسلمہ امر ہے جس پر بحث کی ضرورت نہیں مگر زناری کا مجرب نسخہ نیوگ کس کا تجویز کردہ ہے اور دیانند کے پیروؤں میں سے کتنوں نے شادی کی طرح نیوگ کی نوٹس اخباروں میں دئے ہیں تاکہ اس مجرب نسخہ کا جسے دیانندی شاید اندر ہی اندر تجربہ کرتے رہتے ہیں کوئی نتیجہ دنیا پر ظاہر ہو معلوم ہوتا ہے کہ یہ نسخہ پرکاش پارٹی کا مجرب ہے کیونکہ کچھ اسی قسم کی باتیں اسی پارٹی کے ایک مقدمہ میں دنیا پر ظاہر ہو چکی ہیں جو نہ صرف عورتوں کے ساتھ نیوگ کی شہادت دیتی ہیں بلکہ مردوں کے ساتھ بھی۔ آپ لکھتے ہیں نیوگ شادی کا جانشین ہے تو گویا جب گیارہ مردوں تک سے ایک عورت شادی بھی کرا سکتی ہے اسی طرح ایک مرد گیارہ عورتوں تک سے شادی کر سکتا ہے۔ اور یہی سچ ہے کیونکہ ویدک زمانہ کے عروج کے وقت ہم بکثرت رشیوں کو کثرت ازدواجی کا پابند پاتے ہیں خیر بہر حال ہم ان دیانندیوں کی ایک فہرست بدریعہ پرکاش چاہتے ہیں جس میں موجودہ لیڈروں کی مصدقہ گواہی معہ نتیجے کے دکھائی جاوے کیونکہ بغیر تجربہ کئے کسی نسخہ کو مجرب کہدینا حماقت ہے اگر دیانندیوں خصوصاً ایڈیٹر پرکاش کے نزدیک نیوگ کی ذرا بھی وقعت ہوتی تو وہ اپنے اسی پرچہ کے صفحہ ۲ کالم اول نمبر ۳ پر ایک رنڈوے بشیشر دیال کا اشتہار ایک کنواری لڑکی کے لئے شائع نہ کرتا بلکہ اسے نیوگ کی صلاح دیتا کیونکہ رنڈوے مرد کا کنیا سے وواہ دیانندی اصول کے خلاف ہے مگر ایڈیٹر پرکاش کے نزدیک جس کار روپیہ کمانا ہی اصول ہے کوئی بات نہیں خواہ دیانندی پنتھ کی ناک ہی کٹ جاوے کیوں نہ ہو آخر وید کی حمایت جو ٹھہری :۔

ہدایت اور اضلال الٰہی کی حقیقت

قرآن شریف میں ایک آیت ہے یضل بہ کثیراً و یھدی بہ کثیرا۔ یعنی خدا تعالےٰ اس قرآن شریف سے بہتیروں کو ہدایت سے محروم رکھتا ہے اور بہتیروں کو ہدایت کرتا ہے تمام مخالفین اس آیت پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ خدا تعالےٰ کا یہ کام نہیں ہے کہ وہ کسی شخص کو گمراہ کرے یا فیضان ہدایت سے محروم رکھے وہ ہادی مطلق ہے اسکا کام ہے کہ سب اشخاص کو ہدایت ہی دے :۔

(الجواب) واضح ہو کہ اللہ تعالےٰ بلاشک ہادی مطلق ہے اس کا کام ہمیشہ ہدایت دینا ہی ہے ہدایت کے سامان اس نے دنیا میں پیدا کئے انبیاء بھیجے کتابیں بھیجیں اور ہر زمانہ میں کوئی نہ کوئی ہدایت کا رستہ دکھانے والا ہادی پیدا کیا۔ ہمارے زمانہ کو بھی اس سے خالی نہ چھوڑا اور ایک عظیم الشان مرسل بھیجکر ہدایت کا رستہ دکھایا۔ غرضیکہ ہدایت کا اس نے ایسا سامان مہیا کر دیا ہے جو کسی شخص کو عذر کرنے کی جگہ نہیں رہی سارے عالم میں اس نے حجت پوری کر دی ہے۔ اسلام کا آفتاب توحید کا نور سارے جہان میں چمک رہا ہے قد تبین الرشد من الغی۔ اب جو شخص وید کو دانستہ اس آفتاب صداقت سے منہ پھیرے یا اپنی آنکھیں بند کرلے تو یہ آفتاب کا قصور نہیں آفتاب اپنی روشنی برابر دئے جا رہا ہے اور اس کی نورانی شعاعیں سارے جہان پر چمک ڈال رہی ہیں اور ہر ایک مقام کو روشن کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن جو شخص اپنے گھر کا دروازہ بند کرلے وہاں آفتاب کی روشنی کا گذر کیسے ہو! خدا جبراً اس کے گھر کے اندر روشنی ڈال نہیں سکتا اللہ تعالےٰ نے جو قانون مقرر کیا ہے اسی قانون ہدایت پر چلنے سے نور آفتاب سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے خارق عادت خدا تعالےٰ کبھی اس شخص کے گھر میں نور داخل نہیں کر سکتا :۔

اسی طرح اللہ تعالےٰ کا آفتاب اسلام یا نور قرآن برابر دنیا میں روشن ہے لیکن جو شخص اس سے فائدہ حاصل نہ کرنا چاہے اور اس کی ہدایت کے خلاف عمل کرے خدا جبراً اسی ہدایت کی طرف نہیں لاتا خدا جبراً کرنا چاہے تو ابھی سارے جہان کو مسلمان کر دے ولو شاء لھدا کم اجمعین لیکن جب اس نے انسان کو اختیار دیدیا ہے تو پھر انسان کے اختیاری ارادہ پر ہی انسان کو ضلالت یا ہدایت نصیب ہوگی اگر وہ اللہ تعالےٰ سے ہدایت لینا چاہے تو اللہ تعالےٰ ہدایت دیدیگا اور اگر ہدایت

"احمدیہ گزٹ" کا پراسپکٹس صفحہ دس پر ملاحظہ فرمادیں۔

KHILAFAT LIBRARY

کی قبولیت سے اعراض کرے تو اللہ تعالےٰ بھی جبراً اُسے ہدایت کی راہ پر کھڑا نہ کریگا اور یہی ہدایت کی راہ پر جبراً نہ کھڑا کرنا اور سرکش انسان کو اُس کی گمراہی میں پڑا رہنے دینا یہ اضلال الٰہی ہے اور اس کے خلاف طالب ہدایت کو ہدایت کی راہ پر کھڑا کرنا ہدایت الٰہی ہے اللہ تعالےٰ کسی کی گمراہی نہیں چاہتا ہر شخص کی نسبت وہ بھلا ارادہ رکھتا ہے اور یہی چاہتا ہے کہ وہ اسلام اور سچائی کی راہ پر قایم ہو جائے فطرت اللہ التی فطر الناس علیہا لا تبدیل لخلق اللہ ذلک الدین القیم ولکن اکثر الناس لا یعلمون ہر شخص کو مناسب ہے کہ اللہ کی فطرت (دین الٰہی) پر قایم رہے جس پر اُس نے انسانوں کو پیدا کیا ہے۔ فطرت الیتہ میں تبدیلی کرنی مناسب نہیں لیکن جو شخص جان بوجھکر اپنے ارادہ و اختیار سے ضلالت میں رہنا چاہے خدا بھی جبراً دھکیل کر اُسے اسلام کی طرف نہیں لاتا ان اللہ لا یہدی القوم الفاسقین یقیناً خدا تعالےٰ اپنے ارادہ و اختیار سے بے حکمی کرنے والوں کو زور سے ہدایت نہیں دیتا۔ یہی معنے ہیں اضلال الٰہی کے یعنی خدا تعالےٰ کے سرکش انسان کو جبراً ہدایت کی طرف نہ لانا اور اس کو اس کی اختیار کردہ گمراہی میں پڑا رہنے دینا:۔

اللہ تعالےٰ بجز اُس شخص کے جو اپنے ارادہ و اختیار سے فسق و فجور اور کفر و ضلالت میں پڑا رہنا چاہے کسی کو ہدایت سے محروم نہیں رکھتا اور صرف محروم انہیں کو رکھتا ہے جو اُس کے مقرر کردہ قوانین و حدود سے تجاوز کرتے ہیں اور اللہ تعالےٰ کی سنت کی مخالفت اختیار کر کے اپنے پاؤں آپ کلہاڑی مارتے ہیں اور آفتاب ہدایت سے آنکھیں موند لیتے ہیں اور دل کا دروازہ بند کر لیتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ اس آیت سے آگے ارشاد فرماتا ہے وما یضل بہ الا الفاسقین الذین ینقضون عہد اللہ من بعد میثاقہ اور خدا تعالےٰ اس کلام ربانی کے چشمہ رحمت سے کسی کو محروم نہیں رکھتا بجز اُس شخص کے جو اپنے ارادہ و اختیار سے حدود الٰہی سے تجاوز کرے قوانین الٰہی کو توڑے اور اللہ تعالےٰ کے ساتھ جو اُس نے پکا عہد باندھا اُس عہد کا نقض کرے یعنی فطرت سلیمہ کے اشارہ پر نہ چلے اور اس کی فطرت میں جو توحید کا نقش ہے اس کو دل پر سے دھو ڈالے اور سنن الٰہی اور قوانین خدائی کی کچھ پرواہ نہ کرے اولئک ہم الخاسرون یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں جو قوانین الٰہی کی مخالفت سے خسارہ میں پڑے یہ ہیں اضلال الٰہی کے معنے اضلال الٰہی قوانین الٰہی کی مخالفت کی وجہ سے اللہ تعالےٰ کا انسان کو صراط مستقیم سے محروم رکھنا ہے اور یہ اس کی کرتوتوں ہی کی مکافات ہے اور ہدایت الٰہی نیک اعمال کا پاداش ہے جو انسان کو اسکے نیک اعمال کے بدلے میں استقامت نصیب ہوتی ہے:۔

اس کی تائید ویدک تعلیم سے

اسی کے موافق آریہ مسافر میگزین جالندھر دسمبر سنہ ۱۹۰۰ء صفحہ ۹ میں رگوید کے ایک منتر کا ترجمہ لکھا ہے اے بے عیب انسان! اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے جو تعریف کے قابل اور قبول کرنے کے لائق ثروت ہے اُسے میں یقیناً تیرے لئے بدلۂ اعمال دیتا ہوں اور عیب والوں کو اس ثروت سے محروم رکھتا ہوں (رگوید سکت ۲۴ منتر ۴):۔

آریہ مسافر میگزین کا ایڈیٹر مہاشہ اس منتر کی شرح میں صفحہ ۸ پر لکھتا ہے کہ پرماتما کو گرہن کرنے کی ضرورت تو جتلائی گئی ہے لیکن ساتھ ہی اس بات کا بھی گمان ہو گیا کہ اس گرہن کے لئے بڑے بڑے سادھنوں کی ضرورت ہے ان سادھنوں کا کمزور انسان کیسے انوشٹھان کر سکے جس قدر بھاری بوجھ ہو اٹھانے والے کو اُس قدر زیادہ مضبوط ہونے کی ضرورت ہے جیسا دربار ہو اُس کے اندر جانے کے لئے ویسے ہی اوصاف کی ضرورت ہوا کرتی ہے پرمیشور رشدہ سروپ ہے وہ پوتر آتما ہے بے عیب ہے۔ کیا اشدھ ناپاک عیبوں سے پر گرے ہوئے انسان کے لئے اُس کے دربار میں پہونچنا ممکن ہے؟ لیکن کمزور انسان یکدم سے پاکیزگی کیسے حاصل کر سکے؟ یہ خیال کمزور انسان کو سخت دیا کل کر دیتا ہے لیکن وید پھر اس کی تسلی کرتا ہے وہ پریم بھرے شبدوں میں بتلاتا ہے کہ جو انسان عیبوں سے پاک ہونے کے لئے اعلےٰ ثروتوں کے ایسے سامان مہیا ہو جاتے ہیں کہ اس کی طبیعت دھرم کے راستہ سے کبھی ڈانوا ڈول نہیں ہوتی کیونکہ کرموں کا پھل منشہ کو اوشیہ ملتا ہے پرماتما نے جملہ جہان کا انتظام ہی کرموں کی پردھانتا پر کر رکھا ہے سائیں تلسی داس جی نے کیا ٹھیک کہا:۔

دوھا

کرم پردھان وشو کر راکھا + جو جس کرے سو تس پھل چاکھا

پس جون جون انسان نیک کام کریگا تون تون اسے نیکی کا پھل ملتے ہوئے اس کی فرد بنا نیکی کی طرف بڑھیگی اور وہ زیادہ سے زیادہ نیکی طرف چلتا ہوا آخر کار پرماتما کے پاک دربار میں پہنچنے کا ادھکاری بنیگا لیکن جو انسان عیبوں سے پُر ہے اُس کو کبھی بھی وہ ثروت نہ مل سکے گی جو کہ اُسے دھرم کے راستہ میں چلنے کیلئے مدد دے سکے:۔

پس یہی قرآن شریف کے موافق اضلال الٰہی و ہدایت الٰہی یعنے اللہ تعالےٰ کی راہ میں جد و جہد کرنیوالے کو توفیق ہدایت ملنا ہدایت الٰہی ہے اور عیبوں سے پُر انسان کو اس ثروت سے محروم رکھنا اضلال الٰہی ہے:۔

افسوس ہے کہ دیانند اور اُس کے چیلے اعتراض کرتے

۲ جلد و جسکو تمام آریہ ورت کے فرد فرد نیز کی طرف پرورت کرتے ہیں اس کے لئے

"نور" کے دفتر میں جو قفل شکنی ہوئی تھی الحمد للہ کہ کسی قسم کا نقصان نہیں ہوا۔

KHILAFAT LIBRARY

وقت ذرا نہیں سوچتے کہ ہماری تعلیم اس بارے میں کیا کہتی ہے شرافت تو اس بات میں تھی کہ جو اعتراض خود دیانند کی پیش کردہ تعلیم پر پڑتا ہو وہ قرآن شریف پر نہ کرتے مگر نہیں ان لوگوں کو تحقیق حق سے کیا کام۔ میں بفضل خدا ان بات کو ثابت کر سکتا ہوں کہ جو اعتراض دیانندی لوگ قرآن اور اسلام پر کرتے ہیں بعینہ وہ اس تعلیم پر لوٹ سکتے ہیں جو دیانند نے اسلام سے سیکھکر پیش کی جن چند مسئلوں میں اُس نے راہ خلاف اختیار کی اس میں سخت ذلت اوٹھائی۔ اسی ضلالت اور ہدایت کے مسئلہ کو لو اور وید کی مندرجہ بالا تحریر ملاحظہ ہو اسی پر بس نہیں اور حوالے لیجئے :۔

رگوید اشٹک ۱۔ ادھیائے ۳ واگ ۱۸ منتر ۲ میں ہے "میری یہ اشیرباد (دعا) انہی لوگوں کے لئے ہے جو نیک اعمال اور نیکو خصال ہیں نہ اُن کے لئے جو رعیت پر ظلم و ستم کرنے والے ہیں میں بدکار ظالموں کو کبھی اشیرباد نہیں دیتا" دیانند کا یہ ترجمہ کہ "میں بدکار ظالموں کو کبھی اشیرباد نہیں دیتا" ان اللہ لا یھدی القوم الظالمین کا پورا پورا ترجمہ ہے :۔

اللہ تعالےٰ کسی طرف سے مُہر لگنا بھی صرف ضلالت اور مخالفت دین کی طبیعت ثانیہ ہونے کا نام ہے اور یہ مخالفت دین الٰہی کی سزا ہوتی ہے جو دیانند کے الفاظ میں اس طرح ہے :۔ "بدھون نے کس درجہ اودیا (جہالت) میں ترقی کی ہے جس کی نظیر اُس کے سوائے دوسری ہو ہی نہیں سکتی یقین تو یہی ہے کہ وید اور ایشور سے مخالفت کرنے کا اُن کو یہی نتیجہ ملا ہے" (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۴۱۱ ترجمہ آتمارام) اس مضمون کو یجروید ادھیائے ۲۵ منتر ۱۳ میں یوں ادا کیا ہے :۔ "جو پرمیشور علم وغیرہ عطا کرنیوالا اور جس کے ظل حمایت و پناہ و عنایت سے محروم ہونا ہی موت یعنی متواتر جینے مرنے کے چکر میں پڑنا ہے" ضلال الٰہی توفیق ہدایت سے محروم رہنا ہے اور کوئی امر توفیق الٰہی کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ اسپر دیانند رگوید بھاش بھومکا صفحہ ۶۷ میں لکھتا ہے اس ایشور کے دھرم کو ماننا ہر انسان پر یکسان فرض ہے اور چونکہ اس کی مدد کے بغیر سچے دھرم کا گیان اور پابندی اور تکمیل نہیں ہو سکتی اس لئے ہر انسان کو ایشور سے اس طرح مدد مانگنی چاہئے :۔

اے اگنی عہد و صداقت کے محافظ میں سچے دھرم پر چلونگا یعنی اس کی پابندی کرونگا۔ اے پرمیشور مجھے سچے نیک چلن اور دھرم پر عمل کرنے کی طاقت ہو۔ آپ مجھکو ہمت دیجئے کہ میرا یہ سچے دھرم کا عہد آپ کی عنایت سے پورا ہو۔ عہد یہ ہے کہ میں آج سے سچے دھرم کی پابندی اور جھوٹے کھوٹے چلن اور دھرم سے دوری اختیار کرتا ہوں (یجروید ادھیا ۱ منتر ۵)

مذکورہ بالا منتر سے ظاہر ہے کہ توفیق خداوندی کے بغیر انسان کچھ نہیں کر سکتا اور خدا تعالےٰ سے توفیق حاصل کرنے کے لئے بھی طلب اور ارادت ضروری ہے نہ تقاعد و تکاسل۔ سچی طلب و ارادت و جد و جہد پر توفیق ملتی۔ اور یہی ہدایت الٰہی ہے اور تقاعد و تکاسل سے توفیق ہدایت چھن جاتی ہے اور یہی اضلال الٰہی ہے :۔

پس آریہ معترضین غور کریں۔ اور اسلام پر وارد ذہنی کرتے وقت اپنے گورو کی تعلیم کا مطالعہ کر لیا کریں :۔

خاکسار ابو الفضل احمدی

دیانندی ویدوں کی قدامت

یورپین محققین کی اس تحقیقات میں ضرور کچھ نہ کچھ صداقت موجود ہے انہوں نے ویدوں کی تصنیف کا جو زمانہ مقرر کیا ہے اگر وہ سب ویدوں کا نہ سہی تو بھی اس میں شک و شبہ نہیں کہ وہ زمانہ ضرور اتھروید کی تصنیف کا ہے۔ کیونکہ جہاں تک ہم دیانندی دلایل کو اس بارہ میں پڑھتے ہیں اور انکی تصنیفات کو بہ نظر غائر دیکھتے ہیں تو ہم پر روز روشن کی طرح ثابت ہو جاتا ہے کہ وید خصوصاً اتھروید کو تصنیف ہوئے لاکھوں کروڑوں سال نہیں گذرے بلکہ وہ دو چار ہزار سال کے درمیانی عرصہ کی تصنیف ہیں گو دیانندی صاحبان اپنے گورو کی اندھی تقلید میں اس بات کو نہ مانیں مگر ان کی کتابیں زبان حال سے پکار رہی ہیں کہ ان کا دعوٰے صداقت پر ہرگز مبنی نہیں۔ ہم اپنے دعوٰے کو دیانندی کتابوں سے واضح طور پر ثابت کرینگے اور ہمیں امید ہے کہ ہمارے مخالفین بھی ہمارے مقابل میں اسی قسم کی واضح دلایل سے اپنا دعوٰے صداقت وید ثابت کرینگے نہ کہ فضول بکواس سے گالی دینے پر اتر آئینگے :۔

دیانند سرسوتی کے بانی نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش سملاس دسویں وفعہ ۵ میں وید دوم منوسمرتی۔ پھر گیارہویں سملاس وفعہ ۲ میں منوسمرتی کا دنیا کے ابتدا میں ہونا مانا ہے اس لئے اگر ہم دیانندیوں کے مسلمات سے یہ ثابت کر دیں کہ چاروں ویدوں یا اُن میں سے کوئی ایک زمانہ وسطی کی تصنیف ہے تو اس کے یہ معنے ہونگے کہ باقی ویدوں کی قدامت کا دعوٰے بھی ریت کے تودے پر مبنی ہے اور اندھی تقلید کا نتیجہ ہے نہ تحقیقات کا کیونکہ اگر ویدک دھرم کی چار ٹانگوں میں سے ایک ناقص ثابت ہو تو باقیوں پر دھرم کی بنیاد کمزور ہو گی :۔

دیانندیوں کا دعوٰے ہے جیسا کہ ستیارتھ پرکاش سملاس سات وفعہ ۷ میں لکھا ہے کہ پرماتما نے شروع پیدائش میں آدمیوں کو پیدا کر کے اگنی وغیرہ چاروں مہارشیوں کے ذریعہ چاروں وید برہما کو حاصل کرائے اب اگر یہ ثابت ہو جاوے کہ ان چاروں میں سے کوئی ایک شروع پیدائش میں تصنیف نہیں ہوا تو باقیوں کی نسبت بھی لامحالہ ماننا پڑیگا کہ وہ بھی شروع پیدائش کی تصنیف نہیں ہیں اب ہمارے دلایل دیکھئے :۔

ہر صفحہ کی بیرونی جانب پر حروف پر رکھی ہے کہ ان میں سے دوم یعنی اول

احمدیہ گزٹ کا پراسپکٹس صفحہ ۱۰ پر ضرور ملاحظہ فرماویں

ثبوت از وید

(۱) یجروید ادھیائے ۳۱ - منتر ۷ -
اُس یگیہ سے جو سروہت پر برہم ہے رگوید یجروید سام وید اور چھند ظاہر ہوئے اس منتر میں صرف تینوں ویدوں کا نام بنام ذکر کیا گیا ہے۔ اتھروید کا کہیں ذکر نہیں اگر دیانندی صاحبان چھند کے الفاظ سے اتھروید مراد لیں تب پہلے اس بات کا دھیان رکھ لیں کہ کیا اور ویدوں میں چھند موجود نہیں چونکہ اتھروید کے وجود پر ہی اعتراض ہے اس لئے کوئی دیانندی اس کا حوالہ پیش نہیں کر سکتے کیونکہ اُس نے تو پانچوں سواروں میں شامل ہو کر اپنے منہ سے میاں مٹھو بننا ہی ہے ملزم کی شہادت قابل قبول نہیں بلکہ دوسرے تینوں کی صریح گواہی درکار ہے چونکہ ہم نے مضمون کو حتے الوسع مختصر کرنا ہے اس لئے تھوڑے حوالوں پر ہی کفایت ہو گی حسب موقعہ اس مضمون پر مفصل بحث ہو سکیگی :-

ثبوت از منوسمرتی

(۲) منوسمرتی ادھیائے ۲ شلوک ۷۶ -
آکار اُکار مکار ان تینوں اکشروں کو اور بھوُ د بھوُ وہ سوَ وہ ان کو بھی برہما نے تینوں وید سے نکالا ہے :-

(۳) منوسمرتی ادھیائے ۲ شلوک ۷۷ -
انہیں تینوں ویدوں سے برہما جی نے گائیتری منتر کے تین پاد نکالے ہیں :-

(۴) منوسمرتی ادھیائے ۲ شلوک ۱۱۸ -
جو شخص صرف گائتری کو جانتا ہو لیکن شاستر کے موافق نیم سے رہتا ہو وہ قابل تعظیم ہے اور جو تینوں وید کو پڑھا ہو لیکن سب چیز کا بیچنے والا و ناپاک چیز کھانے والا و خلاف شاستر عمل کرنیوالا ہو وہ قابل تعظیم نہیں ہے :-

(۵) منوسمرتی ادھیائے ۲ شلوک ۲۳۰
تینوں لوک تینوں آشرم تینوں وید تینوں اگن یہی تینوں شخص ہیں :-

(۶) منوسمرتی ادھیائے ۴ شلوک ۱۲۳ -
سام وید کو سنکر رگ وید اور یجروید کو نہ پڑھے :-

(۷) منوسمرتی ادھیائے ۴ سلوک ۱۲۳ -
رگ وید کے دیوتا دیوتیں یجروید کے دیوتا نیشٹہ ہیں سام وید کے دیوتا پیتر ہیں اس سے سام وید کا شبد یوتر نہیں ہے :-

(۸) منوسمرتی ادھیائے ۱۱ شلوک ۲۶۲ -
بنکر ہو کر رگ وید یجروید سام وید کی سنگھتاؤں سے ایک ایک سنگھتا کو تین دفعہ مزادلت کر کے سب پاپوں سے چھوٹتا ہے :-

(۹) منوسمرتی ادھیائے اول شلوک ۲۳ -
پھر یگیہ کے پورا کرنے کے واسطے اگنی یا یو آدمی نامک رشیوں کے دل میں وید کا پرکاش کیا :-
اسی طرح آپ نشدوں وغیرہ میں بھی تین وید کا ذکر ہے لیکھرام مقتول نے اپنی کلیات میں گو چار وید ثابت کرنے کے لئے بہت زور لگایا۔ مگر وہ سخت ناکامیاب ہوا چنانچہ اُس نے وید سے چار ویدوں کا ثبوت رگوید منڈل ۱۰ - الوداک ۷ سکت ۹۰ منتر ۹ اور یجروید ادھیائے ۱۳ منتر ۷ سے دیا ہے حالانکہ ان ہر دو جگہ چھند سے مراد ہر سہ وید یعنی رگ وید - یجروید سام وید ہیں - کیونکہ لیکھرام مقتول نے تاریخ دنیا حصہ دوم صفحہ ۴۵ میں چھند کو وید کا مترادف لکھا ہے نہ کہ صرف اتھروید کا - اس لئے یہ حوالے بالکل غلط ہیں اور ان سے چار وید ہرگز ثابت نہیں ہو سکتے :-
منوسمرتی کا حوالہ اُس نے اپنے دعوے کے ثبوت میں دیا ہے یعنی ادھیائے گیارہ شلوک ۳۳ اس کا ترجمہ درشنانند دیانندی نے یہ کیا ہے :-
"اتھربید وانگرارش نے جو مارن پریوگ کہا اس کو کرے اس میں کچھ بچار نہ کرے برہمن کی بانی ہی ہتھیار ہے اُس سے دشمنوں کو مارے" :-
حالانکہ اسی شلوک کا ترجمہ لیکھرام مقتول نے اپنی جبلی عادت تحریف کے مطابق یہ کیا ہے :-
"اتھروید جو انگرہ رکھی پر پرکاش ہوا ہے اُس کے منتر کو آپت کال میں (جبکہ کوئی ظالم یا راجہ کسی فاضل کو ستاوے یا تکلیف دیکر لوٹنا چاہے) تب اُسکی پرارتھنا سے رنج و تکلیف دور ہو کر اس کو راحت و سرور ہو گا - کیونکہ برہمن کا شستر صرف بانی ہے اور اس کا کام عبادت ربانی ہے" :-
ناظرین مقتول کذب کے خود ساختہ ترجمہ کا اُس کے بھائی درشنانند کے ترجمہ سے جو اپنے آپ کو دیانند کا شاگرد رشید اور سوامی پنڈت کہتا ہے مقابلہ کر کے غور کریں اس شلوک میں کسی اتھرب اور انگرارشی کا ذکر ہے نہ کسی وید کا اس لئے حسب تک کہ آریہ صاحبان رگ - یجر - سام وید سے ہر چہار وید کا الہام ربانی ہونا معہ اُن کے ملہمان کے نام کے ثابت کر کے نہ دکھائیں اُن کے فضول حوالے قابل غور نہیں امید ہے کوئی دیانندی اس بارے میں غور و فکر سے کام لیکر ہماری تسلی کریگا گالی گلوچ کوئی دعوے کی دلیل نہیں ہوتی :-

ابوالفضل

دیانندیوں کی جغرافیہ دانی

دیانندی صاحبان اپنے اور اپنے گورو کی ہمہ دانی پر بہت اچھلا کودا کرتے ہیں کہ ہمارے جیسا دنیا میں کوئی ہمہ دان نہیں اور کہ وید کی ست ودیا کا بھنڈار انہوں نے ہی اپنے قابو میں کر رکھا ہے۔ مگر جو شخص اِن کے دعاوی کی پرتال کرے اُس پر بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ اگر وید بھی ایسے ہی سچے علوم کی کان ہے جیسے دیانندی لیڈر اپنی تحریروں میں ڈینگیں مارا کرتے ہیں - تو کارے طفلان تمام خواہد شد والی بات ہوتی نظر آتی ہے۔ اب ذرا دیانندی جغرافیہ دانی ملاحظہ کیجئے :-

KHILAFAT LIBRARY

دیانند بانی آریہ سماج اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش اردو ترجمہ پرتی ندھی سبھا پنجاب کے صفحہ ۲۵۴ پر انسانی پیدائش کے آغاز کے بارے میں لکھتا ہے کہ:-

سوال - انسانوں کی ابتدائی پیدائش کس مقام پر ہوئی:-

جواب - تری وشٹپ میں جس کو تبت کہتے ہیں پھر وہ آریوں کے اس ملک میں آنے کی بابت لکھتا ہے کہ:-

(سوال) پھر وے یہاں کیسے آئے:-

جواب - آریہ اور دسیوں میں یعنی عالموں (دیو) اور جاہلوں (اسر) کے درمیان ہمیشہ لڑائی بکھیڑا ہوتا رہا جب بہت فساد ہونے لگا تب آریہ لوگ تمام کرۂ زمین میں اس قطعہ زمین کو سب سے عمدہ جان کر یہاں آبسے اس وجہ سے اس ملک کا نام آریہ ورت ہوا:-

پھر خود ہی اس آریہ ورت کا جس میں آریہ تبت سے نقل مکان کر کے آبسے تھے حدود اربعہ اس طرح بیان کرتا ہے:-

سوال - آریہ ورت کی حد کہاں تک ہے؟

جواب - بحوالہ منوسمرتی ادھیائے دو شلوک ۱۷ سے ۲۲ تک - شمال میں ہمالیہ جنوب میں بندھیاچل مشرق اور مغرب میں سمندر یا مغرب میں سرسوتی یعنی دریا اٹک مشرق میں درشدوتی جو نیپال کے مشرقی حصہ کے پہاڑ سے نکل کر بنگال اور آسام کے مشرق اور برہمپتر کے مغرب کی طرف ہو کر جنوب کے سمندر میں ملی ہے جس کو برہم پتر اکہتے ہیں اور جو شمال کے پہاڑوں سے نکل کر جنوب کے سمندر کی کھاڑی میں آکر ملی ہے ہمالیہ کے درمیانی خط سے جنوب اور پہاڑوں کے درمیان اور رامیشور تک بندھیاچل کے اندر اندر جتنے ملک ہیں ان سب کو آریہ ورت اس لئے کہتے ہیں کہ یہ آریہ ورت دیو یعنی عالموں نے بسایا ہے اور آریہ لوگوں کے بود و باش کرنے سے یہ آریہ ورت کہلاتا ہے:-

پھر آگے چل کر رفع شک کے لکھتا ہے:-

سوال - پہلے اس ملک کا نام کیا تھا اس میں کون بستے تھے:-

جواب - اس کے پہلے اس ملک کا نام کچھ بھی نہیں تھا اور نہ کوئی آریوں سے پہلے اس ملک میں بستے تھے کیونکہ آریہ لوگ ابتداء عالم میں کچھ عرصہ کے بعد تبت سے سیدھے اسی ملک میں آکر بسے تھے:-

مندرجہ بالا حوالہ جات سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ بقول دیانند انسان کی پیدائش اول تبت میں ہوئی جو از روئے حدود اربعہ بیان کردہ منوجی دیانند آریہ ورت کی حدود سے باہر ہے اور یہ کہ آریہ قوم کے تبت سے نقل مکان کرنے بعد اس ملک میں آبسنے پر اس ملک کا نام آریہ ورت رکھا گیا:-

ان صریح بیانات کے خلاف موجودہ دیانندیوں نے ایک اور ہی راہ اختیار کر لی ہے وہ آریہ ورت کو ہی شروع انسانی سرشٹی کا منبع قرار دیتے ہیں - چنانچہ مندرجہ ذیل حوالے ملاحظہ ہوں:-

لیکھرام مقتول مکذب کلیات آریہ مسافر حصہ سوم صفحہ ۳۸۹ کالم اول کے آخر میں لکھتا ہے کہ سرشٹی کی ابتدا آریہ ورت میں ہوئی:-

اسی طرح اخبار پرکاش لاہور اپنے پرچہ ۸ بھادوں سمت ۱۹۶۷ صفحہ ۳ کالم ۳ میں لکھتا ہے "ہم اس زمین میں ہیں جہاں قدرت کے بچے واقعی معصوم حالت میں پہلے پہل پیدا ہوئے:-

اب کون سمجھدار انسان ہے جسے اس بات میں ذرا بھی شک رہ جاوے کہ زبانی نہ سہی مگر عملی طور پر موجودہ دیانندی اپنے گرو کو جھوٹا ثابت کر رہے ہیں اور کہ اب دیانندی اپنے گرو کے فضول ڈھکوسلوں کی پرواہ نہ کر کے اپنی خود رائیوں کی پیروی میں مصروف ہیں انشاء اللہ وہ دن دور نہیں جب ہم انہیں راہ مستقیم کے بہت قریب پائینگے - جیسا کہ انہوں نے نیوگ کے عوض بدھواہ و واہ کا پرچار شروع کر رکھا ہے حالانکہ اسی دیانند بُرا جانتا ہے اس طرح ہمیں امید کرنی چاہئے کہ ایک ایک کر کے آریہ سماج اپنے بانی کے اقوال کو چھوڑتے جائینگے اور اسلام کا روشن پہلو اختیار کرتے جائینگے - آمین:-

ابو الفضل لاہور

فلسفہ اخلاق

خُلق کے لفظ سے قرآن شریف اور دوسری کتب حکمیہ میں صرف تازہ روئی اور حسن اخلاق یا نرمی تلطف اور ملائمت ہی مراد نہیں ہے جیسا کہ عوام الناس کا خیال ہے - بلکہ خلق اور خُلق دو لفظ ہیں جو ایک دوسرے کے مقابل واقع ہیں - خلق سے مراد وہ ظاہری صورت ہے جو انسان کو مصور حقیقی نے عطا فرمائی ہے جس صورت کے ساتھ وہ دیگر حیوانات کی صورتوں سے ممیز ہے - خُلق سے مراد وہ باطنی صورت یعنے خواص اندرونی ہیں جن کی وجہ سے حقیقت انسانیہ حقیقت حیوانیہ سے امتیاز کلی رکھتی ہے پس انسان میں جس قدر اندرونی خواص من حیث الانسانیت پائے جاتے ہیں اور جو شجرۂ انسانیت کو بچور کر نکل سکتے ہیں اور جو انسان و حیوان میں من حیث الباطن مابہ الامتیاز ہیں ان سب کا نام خُلق ہے خداوند تعالےٰ نے فطرت انسانی کو ہر ایک قسم کی افراط و تفریط سے جو قوائے حیوانیہ میں پایا جاتا ہے منزہ رکھا ہے اور اس کو توسط و اعتدال پر مفطور و مخلوق فرمایا ہے جیسا کہ قرآن شریف میں فرماتا ہے لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم ہم نے انسان کو بہتر سے بہتر ساخت کا پیدا کیا (دیکھو پارہ ۳۰ سورۃ التین) تمدن کے مہمات اصول جن پر انسان کی تمام ترقیاں منحصر ہیں ان کی بنیاد یہ ہے کہ انسان یہ خیال کرے کہ وہ اعلیٰ ترین مخلوق ہے اور تمام کائنات میں جو کچھ ہے وہ اسی لئے ہے کہ انسان اس سے تمتع اٹھائے

احمدیہ گزٹ ۱۱ کا پراسپکٹس صفحہ ۱۰ پر ملاحظہ فرمادیں

سب سے پہلے قرآن شریف نے اس اصول کی تعلیم کی اور فرمایا کہ خدا نے انسان کی بناوٹ بہتر سے بہتر بنائی ہے اور اس لئے وہ اشرف المخلوقات ہے :۔

خُلق کے لفظ سے جب بلا قید کسی مذمت کے بولا جائے ہمیشہ اخلاق فاضلہ مراد ہوتے ہیں کون سے اخلاق فاضلہ وہی جو حقیقت انسانیہ ہے یعنے تمام وہ خواص اندرونی جو انسان کے نفس ناطقہ میں پائے جاتے ہیں مثلاً عقل و ذکا۔ سرعت فہم۔ صفائے ذہن حسن تحفظ۔ حسن تذکر۔ عفت۔ حیا۔ قناعت۔ زہد۔ فواع۔ جوانمردی۔ استقلال۔ عدل۔ امانت۔ صدق سخاوت۔ ایثار۔ کرم۔ مروت۔ شجاعت۔ علو ہمت حلم۔ تحمل۔ جمعیت۔ تواضع۔ ادب۔ شفقت۔ رافت رحمت۔ خوف الٰہی۔ محبت الٰہی۔ انس باللہ۔ انقطاع الی اللہ :۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خداوند تعالےٰ نے مخاطب کر کے فرمایا ہے وانک لعلی خلق عظیم۔ اور بے شک تیرے اخلاق البتہ بڑے اعلےٰ درجہ کے ہیں۔ (دیکھو پارہ ۲۹ سورۃ القلم رکوع ۱) خُلق اس ملکہ نفسانیہ کو کہتے ہیں کہ جو شخص اس کے ساتھ متصف ہوتا ہے اس پر افعال جمیلہ کا بجالانا آسان ہو جاتا ہے خداوند تعالےٰ فرماتا ہے کہ اے نبی تو اپنی ذات میں تمام مکارم میں اخلاق کا ایسا متمم و مکمل ہے کہ اس پر زیادہ متصور نہیں۔ لفظ عظیم محاورہ عرب میں اس چیز کی صفت میں بولا جاتا ہے جس کو نوعی کمال پورا ہو۔ مثلاً جب کہیں کہ یہ درخت عظیم ہے تو اس کے یہ معنے ہونگے کہ جس قدر طول و عرض درخت میں ہو سکتا ہے وہ اس میں موجود ہے بعض کے نزدیک عظیم وہ چیز ہے جس کی عظمت اس حد تک پہنچ جانے جو حیطۂ ادراک سے باہر ہو۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مظہر اخلاق فاضلہ اور مجمع مکارم اخلاق ہیں :۔

شریعت موسوی ایک جلالی شریعت ہے اور انجیل کی تعلیم بے حد حلم اور نرمی پر مشتمل ہے لیکن قرآن شریف طرز موزون و معتدل پر نازل ہوا ہے اور جامع شدت و رحمت۔ ہیبت و شفقت اور نرمی و درشتی ہے اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طینت مبارکہ بغایت درجہ وضع استقامت پر واقع تھی۔ اس میں نہ مزاج موسوی کی مانند درشتی تھی اور نہ مزاج عیسوی کی مانند نرمی بلکہ درشتی و نرمی اور قہر و لطف کی جامع اور مظہر کمال اعتدال تھی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہ ہر جگہ حلم پسند تھا اور نہ ہر مقام پر غضب مرغوب خاطر تھا بلکہ حکیمانہ طور پر محل اور موقع کی رعایت مدنظر تھی :۔

مسلمانوں کے فلسفہ اخلاق کا سرچشمہ قرآن شریف ہے علمی حیثیت سے اس فلسفہ میں جو حقائق و دقائق مسلمانوں نے بیان کئے ہیں ان کی مثال دوسری قوموں میں نہیں ملتی۔ عملی حیثیت سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد جن کے اخلاق حمیدہ کی نسبت حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کان خلقہ القرآن۔ صحابہ کرام تابعین تبع تابعین اور صوفیائے کرام کا رتبہ ہے ان اکابر اسلام کا اخلاق میں اسی بنا پر اعلےٰ درجہ تھا کہ وہ قرآن شریف کا تتبع کرتے تھے اور احکام قرآنی سے سرمو انحراف نہیں کرتے تھے۔ آج مسلمانوں کی اخلاقی حالت کمزور اور قابل اصلاح ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ مسلمانوں نے قرآن شریف کو حجراً مجوراً سمجھ رکھا ہے۔ خوب یاد رکھنا چاہئے کہ مسلمان جب تک قرآن مجید کی تعمیل نہ کرینگے ان کی اخلاقی تمدنی غرض کوئی حالت نہیں سدھر سکتی۔ خدا مسلمانوں کو ہدایت کرے کہ ہر امر میں قرآنی ہدایتوں کو اپنا دستور العمل بنائیں :۔

نور الدین تاجر چرم گوجرانوالہ

ضمیمہ نور یکم مئی سنہ ۱۹۱۱ء

پراسپکٹس رسالہ احمدیہ گزٹ

حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یوم الوصال کی یادگار میں اور حضور مغفورؑ کے مبارک ارادوں کو پورا کرنے کے لئے ۲۶ مئی سنہ ۱۹۱۱ء سے رسالہ احمدیہ گزٹ ماہواری قادیان سے زیر ایڈیٹری اڈیٹر اخبار نورؔ جاری کیا جائیگا۔ اکثر احباب سلسلہ کی خدمت میں پہلا پرچہ بطور نمونہ پہنچیگا جو بھائی صرف ایک روپیہ سال سے (جو رسالہ نہ اکی پیشگی سالانہ قیمت ہوگی) ہماری مدد کر کے ممنون فرمائینگے ہم انشاء اللہ سال بھر میں ایسے نفیس مضامین کا مجموعہ اُن کی خدمت میں پہنچائینگے جو وہ کسی اور صورت سے حاصل نہیں کر سکینگے مختصر طور پر اس میں مندرجہ ذیل مضامین ہونگے جو کہ سلسلہ احمدیہ کے افراد کی زندگیوں کے نشیب و فراز پر مشتمل ہونگے :۔

(۱) اس رسالہ میں عام طور پر سلسلہ احمدیہ کی خبریں درج ہوا کرینگی :۔

(۲) حضرت مسیح موعود کے مندرجہ ذیل ارادے کی تکمیل اس کا خاص مدعا ہوگا۔ چنانچہ حضور مغفورؑ کے اپنے الفاظ اشتہار میں یہ ہیں :۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض فوائد منافع بیعت کہ جو آپ لوگوں کے لئے مقدر ہیں اس انتظام پر موقوف ہیں کہ آپ سب صاحبوں کے اسماء مبارکہ ایک کتاب میں بقید ولدیت و سکونت مستقل و عارضی اور کسی قدر کیفیت کے (اگر ممکن ہو) اندراج پاویں اور پھر جب وہ اسماء مندرجہ کسی تعداد موزون تک پہنچ جاویں تو ان سب ناموں کی ایک فہرست تیار کر کے اور چھپوا کر ایک ایک کاپی اس کی تمام بیعت کرنے والوں کی خدمت میں بھیجی جاوے اور پھر جب دوسرے وقت میں نئی بیعت کرنے والوں کا ایک معتد بہ گروہ ہو جاوے تو ایسا ہی ان کے اسماء کی بھی فہرست تیار کر کے تمام مبالغین یعنی داخلین بیعت میں شائع کی جاوے اور ایسا ہی ہوتا رہے جب تک ارادہ الٰہی اپنے انداز مقررہ تک پہنچ جائے یہ انتظام جسکے ذریعہ سے راستبازوں کا گروہ کثیر ایک ہی سلک میں منسلک ہو کر وحدت مجموعی کے پیرایہ میں خلق اللہ پر جلوہ نما ہوگا اور اپنی

KHILAFAT LIBRARY

سچائی کے مختلف المخرج شعاعوں کو ایک ہی خط ممتد میں ظاہر کریگا۔ خداوند عزوجل کو بہت پسند آیا ہے مگر چونکہ یہ کارروائی بجز اس کے باسانی وصحت انجام پذیر نہیں ہوسکتی کہ خود مبالغین اپنے ہاتھ سے خوشخط قلم سے لکھکر اپنا تمام پتہ ونشان بتفصیل مندرجہ بالا بھیجدیں اس لئے ہر ایک صاحب کو جو صدق دل اور خلوص تمام کی بیعت کرنے کے لئے مستعد ہیں تکلیف دی جاتی ہے کہ وہ بتحریر خاص اپنے پورے پورے نام ولدیت وسکونت مستقل وعارضی وغیرہ سے اطلاع بخشیں یا اپنے حاضر ہونے کے وقت یہ تمام امور درج کرادیں اور ظاہر ہے کہ ایسی کتاب کا مرتب ومشائع ہونا جس میں تمام بیعت کرنے والوں کے نام ودیگر پتہ ونشان درج ہو انشاء اللہ القدیر بہت سی خیر وبرکت کا موجب ہوگا ازاں جملہ ایک بڑی عظیم الشان بات یہ ہے کہ اس ذریعہ سے بیعت کرنے والوں کا بہت جلد باہم تعارف ہوجائیگا اور باہم خط وکتابت کرنے اور افادہ واستفادہ کے وسایل نکل آئینگے اور برادرانہ ایک دوسرے کو دعاء خیر سے یاد کرینگے اور نیز اس باہمی شناسائی کی رو سے ہر ایک موقعہ محل پر ایک دوسرے کی ہمدردی کرسکینگے اور ایک دوسرے کی غمخواری میں یاران موافق ودوستان صادق کی طرح مشغول ہوجائینگے اور ہر ایک کو ان میں سے اپنے ہم ارادت لوگوں کے ناموں پر اطلاع پانے سے معلوم ہوجائیگا کہ اس کے روحانی بھائی دنیا میں کس قدر پھیلے ہوئے ہیں اور کن کن خداداد فضائل سے متصف ہیں سو یہ علم ان پر ظاہر کریگا کہ خدا تعالےٰ نے کس خارق عادت طور پر اس جماعت کو تیار کیا ہے اور کس سرعت اور جلدی سے دنیا میں پھیلایا ہے" الخ (اشتہار حضرت مسیح موعود ۴ مارچ سنہ ۱۸۸۹ء)

ہمارے بھائی سمجھ لیں کہ حضور مغفور کے ارادے کے ماتحت یہ کام کیسا ضروری اور بابرکت ہے سو ہم انشاء اللہ احمدی بھائیوں کی ترتیب وار ایک فہرست ہر ماہ شائع کیا کرینگے سب احباب کو مناسب ہے کہ وہ اس بارہ میں ہماری مدد فرماویں :-

KHILAFAT LIBRARY

(۳) اسلام پاک کی اشاعت میں تن من دھن سے جن اولین وآخرین نے کوششیں کی ہیں ان کی سوانح عمریاں اس رسالہ کے ذریعے شائع ہوا کرینگی یعنی ایک سلسلہ سوانح عمریوں کا حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم وآپ کے بزرگ صحابہ رضہ کا ہوگا اور دوسرا سلسلہ حضرت مسیح موعود وآپ کے صحابہ کا ہوگا۔ ہر دو سلسلے ساتھ ساتھ چلینگے :-

(۴) ملازمت پیشہ ونقل وحرکت کرنے والے بھائیوں کی تبدیلی مقام وغیرہ سے احباب سلسلہ کو خبر کرتے رہنا :-

(۵) اپنے بھائیوں پر جو خدا تعالےٰ کے فضل واکرام وربارہ پیدائش لڑکا لڑکی وترقی تنخواہ ودرجات وغیرہ ہو اس کی اطلاع شائع کرنا اور جملہ احباب سے دعا کے لئے تحریک کرنا :-

(۶) اکثر احباب کو شادی وتلاش ملازمت وغیرہ معاملات میں سخت تکالیف کا سامنا ہوتا ہے ہم انشاء اللہ اس بارہ میں بغیر کسی دنیاوی حرص کے ہر ایک بھائی کے لئے اس بارہ میں رسالہ ہذا کے ذریعہ سے تحریک کرینگے۔ تاکہ اللہ تعالےٰ ان کو تمام ابتلاؤں سے محفوظ رکھے :-

(۷) عام طور پر اپنے بھائیوں کی تمام قسم کی ضروریات کو بذریعہ رسالہ ہذا پورا کرنے کی کوشش کی جاویگی جس کا معاوضہ کچھ بھی نہ لیا جائیگا :-

(۸) اپنے فوت شدہ بھائیوں کے لئے جماعت میں نماز جنازہ کے لئے عرض کی جایا کریگی :-

(۹) بشرط گنجائش بزرگان سلسلہ کے قیمتی اقوال بھی شائع کئے جایا کرینگے :-

(۱۰) مدعا اس رسالہ کے اجراء سے یہ ہے کہ ہمارے بھائی ایک دوسرے سے شناسا ہوکر اور ان میں باہمی اخوت ومودت بڑھے۔ گویا یہ رسالہ اپنے اصلی معنوں کے رو سے سلسلہ احمدیہ کا گزٹ ہوگا :-

ہمیں اپنے بھائیوں سے امید رکھنی چاہیئے کہ وہ ان امورات کے بارہ میں ہمیں مطلع رکھنے سے ہمیں مشکوری کا موقعہ دینگے کیونکہ اس کام کا نبھنا تمام افراد جماعت کی ہمت وامداد پر منحصر ہے :-

نوٹ :- ہمیں بڑے بڑے حلقوں میں جہاں احمدیوں کی بکثرت آبادی ہو ایسے مخلص نامہ نگاروں کی ضرورت ہے جو ہمیں مندرجہ بالا امور سے وقتاً فوقتاً اطلاع دیتے رہیں۔ ہم ان کو محصول ڈاک اپنے پاس سے دیتے رہینگے :-

والسلام

خاکسار محمد یوسف فضل ایڈیٹر اخبار "نور" ورسالہ احمدیہ گزٹ قادیان۔ ضلع گورداسپور پنجاب

باوا نانک اور ہندو

ہم بارہا اخبار ہذا کے کالموں میں ثابت کرچکے ہیں کہ گو باوا نانک صاحب ہندو خاندان میں پیدا ہوئے مگر نہ انکا تعلق سوائے اسلام کے اور کسی مذہب سے رہا چند یوم ہوئے کہ ہماری نظر سے ایک اشتہار کسی امرتسر نژاد ہندو سہائک بھالا ہور کا گذرا راقم مضمون لکھتا ہے کہ باوا نانک صاحب کو مسلمان کہنے سے ہندو قوم کی ہتک ہے ہمیں سخت تعجب ہوا کہ جب پنڈت دیانند بانی آریہ سماج نے باوا نانک کو دمبھی وجاہل وغیرہ ہتک آمیز الفاظ سے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں یاد کیا اور پھر جب آریہ مسافر جالندھر نے تمام گرو صاحبان کی نسبت ناواجب کلمات لکھے اور رام بھجدت بی۔ اے مالک ہندوستان اخبار نے تمام سکھ قوم کو..... زادے جیسے واجب الفاظ لکھے اسوقت ہندو سہائک بھالا ہور کہاں سو رہی تھی کیا ہندو قوم کی اسوقت ہتک نہ ہوئی تھی ہم سکھوں نے دربار صاحب سے ہندوؤں کی مورتیاں نکلوا کر عملی طور پر ثابت کر دیا ہے کہ سکھ ہندو نہیں پھر سکھ قوم نے اپنی مردم شماری علیحدہ کروانے سے اپنی قومیت کا ثبوت دیدیا ہے اب ہندوؤں کا سکھوں کی ہمدردی میں اشتہار دینا کیا معنی رکھتا ہے یہی نہ سکھوں کو پھر سے ہندو قوم میں منسلک کرکے ان کی ہستی کو مٹا دیا جائے :-

KHILAFAT LIBRARY

مفت ! مفت !! مفت !!!

سوانح عمری حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ

یہ اس ولی اللہ کی سوانح عمری ہے جس نے ایسے دہندوکارہ کے زمانہ میں جبکہ نہ صرف پنجاب بلکہ کل ہندوستان پر بدیہنی کے گھٹاٹوپ بادل چھائے ہوئے تھے ہندوؤں کے گھر میں جنم ان کے عقاید باطلہ کا کھنڈن کر کے

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

کا نعرہ بلند کیا یہ کتاب قطعی محققانہ اور مؤرخانہ پیرائے میں لکھی گئی ہے قیمت صرف ۸ر ایکدرجن کے خریدار سے صرف ۱۰ر یعنی کاپی ۶ر اور جو صاحب نور کے دو خریدار کر دیں ان کو یہ کتاب مفت دیجاویگی :۔

ملنے کا پتہ۔ مینجر نور۔ قادیان ضلع گورداسپور

کارخانہ راحت روح عطریات قنوج

یہاں ہر قسم کے عطریات گلاب کیوڑہ۔ موتیا چنبیلی حنا۔ حربانڈی گل وغیرہ فی تولہ ۸ر سے لیکر ۵ روپیہ تک اور تیل بالوں کا چنبیلی۔ حنا وغیرہ فی سیر ایک روپیہ سے لیکر ۵ روپے تک اور عرق گلاب کیوڑہ وغیرہ فی سیر ۴ر سے لیکر ۱۰ روپے تک اور ہر قسم کے عطردان اور ہر قسم کی شیشیاں۔ گلقند۔ قوام۔ تمباکو خوردنی خمیرہ خوشبودار وغیرہ لوازمات از روئے بازار نرخ ترمیم ہوتا رہتا ہے جو صاحب طلب فرماویں معہ نام پورا پتہ خوش خط بنام کارخانہ ارسال فرماویں اجازت دینے یا پیشگی قیمت خصوصاً ریلوے پارسل کیواسطے کچھ ضرور نقد آنا چاہیئے: المشتہر کارخانہ راحت روح عطریات قنوج

محمد عبداللہ و سعد اللہ احمدی سے ملسکتا ہے

سومنگلا

ایک مذہبی دلچسپ پرلطف ناول جس میں رد تناسخ۔ تناسخ کی لغویت۔ تناسخ کی خوفناک برائیاں۔ تناسخ کے شرمناک سے شرمناک نتائج کو نہایت اعلےٰ کمال اور دلسوز پیرایہ میں لکھا گیا ہے قیمت صرف ۱۲ر

ملنے کا پتہ۔ اخبار نور قادیان

کلکتہ کے مشہور ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی بدہضمی و بدہضمی کی دست کی دوا

کھانا تحلیل کرنیوالے قویٰ کے کم و بیش ہونے سے بدہضمی کی بیماری ہوتی ہے جسکی یہ علامتیں ہوا کرتی ہیں۔ کھانا کھانے کے بعد پیٹ کا بھاری معلوم ہونا۔ پیٹ میں ریاح ہونا۔ جی متلانا۔ کھٹی ڈکاریں آنا۔ سینہ جلنا۔ منہ میں پانی اترآنا۔ پیٹ میں بیٹھے بیٹھے درد ہونا۔ سفر بھر مکنا۔ سستی وغیرہ کا ہونا۔ جب تک کھانا ہضم کی تھیلی میں رہتا ہے یہی حالت ہوتی ہے جب یہ غیر ہضم انتڑیوں میں اتر جاتا ہے۔ تب پیٹ میں گڑگڑاہٹ ہوتی ہے پیٹ پڑہ جاتا ہے اور دست کی حاجت ہوتی ہے دست پتلا سا پانی ہوتا ہے کبھی کبھی کھانے کے بعد ہی دست ہو جاتا ہے دست ہونے جسم کمزور ہو جاتا ہے یہ سب حالتیں کبھی زیادہ ہوتی رہتی ہیں اور مہینوں تک چلتی ہیں مریض کا جسم دن بدن لاغر ہوتا جاتا ہے آخر کو لاعلاج ہو جاتا ہے۔ جسم کی معمولی قوت کا کم ہو جانا اس مرض کا سبب ہے۔ مندرجہ ذیل حالتوں میں ایسا ہی ہوتا ہے :۔

ضعیفی کے عالم۔ خاص بیماری کے بعد ضعف کا ہونا کم کھانا جیسا کہ روزہ فاقہ وغیرہ کرتے ہیں منی کے بے فائدہ ضائع ہونے سے نقاہت زیادہ محنت فکر و تردد یا غم و اندوہ اور ان خرابیوں کی حالت جو بچہ بچنے کے بوقت ہوتی ہیں ان باتوں کو غور کر کے ڈاکٹر برمن نے بدہضمی کی دوا بنائی ہے کھانا ہضم کرنے اور بدہضمی کے خرابی کو دور کرتی ہے یہ بہت اثر پذیر ہے یہ دوا چھوٹی چھوٹی ٹکیا سی بنائی گئی ہے پندرہ روز کے استعمال کے لائق ۳۰ ٹکیا ایک شیشی کی قیمت ۱ر محصول ڈاک ۵ر

المشتہر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند ت سٹریٹ کلکتہ

اصلی میرا اور میرے کا سرمہ دست سلاجیت

اصلی میرا اور میرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ سے شایع ہو رہا ہے اس اثنا میں بہت لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نورالدین صاحب مدظلہ کے مجوزہ نسخہ کے موافق طیار کیا گیا ہے۔ یہ اصلی میرا جس کو خود حضرت نے دیکھکر اصلی میرا ہونے کی تصدیق کی اس میں ڈالا جاتا ہے حضرت نے اس سرمہ کے متعلق خود فرمایا کہ برائے امراض چشم بسیار مفید است اس شہادت کے بعد کسی اور شہادت کی ضرورت نہیں کیونکہ کئی افراد کا امام جو حیثیت اور تجربہ کے بھی طبی امام کہلانے کا حقدار ہے اس کے مفید ہونے کی شہادت دیتا ہے۔ یہ سرمہ دہند۔ جالا۔ پھولا اور دیگر امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے قیمت سرمہ قسم اول عمدہ فی تولہ ۸ر قسم دوم ۴ر قسم سوم عمدہ اصلی میرا فی تولہ ۱۰ر قسم دوم ۷ر

ست سلاجیت

(محیط اعظم سے نقل کیا گیا جسکی عبارت یہ ہے)

متوی جمیع اعضاء۔ نافع صرع۔ مشہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح دافع بواسیر اور جذام اور استسقاء زردی رنگ و تنگی نفس و شیخوخیت و فساد بلغم و قاتل کرم شکم۔ مفتت سنگ گردہ و مثانہ و مسلسل البول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ امراض کے لئے بہت مفید ہے بقدر دانہ تخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کرو۔ قیمت فی تولہ ۱۲ر

ننگیان اور کلاہ

ہر قسم کی ننگیاں۔ مشہدی۔ پشاوری۔ بادامی۔ سیاہ و سفید ماشی ریشمی۔ سوتی۔ لٹری صاف سفید اور بادامی پشاوری ٹوپیاں اور زری پشاوری جوتیاں ہر قسم کی اور ہر قیمت کی مل سکتی ہیں :۔

المشتہر احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان ضلع گورداسپور